بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۰ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۱۳ رجب ۱۳۸۶ھ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۴۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔

مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کے انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی اغراض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلق نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ ظلمت کے وقت آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر قناعت کرو اور اپنی رفاہیت اور حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہیں تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پس زینہ متصور ہو سکتے ہیں۔ مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں۔ شائد ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُر فنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے اور شائد مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصد کے کچھ ممد بھی ہو سکیں مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔

سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کر کے اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھا کر اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچا اطمینان جو ایک دم میں روحانی تبدیلی کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اوّل تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں وہ حواس نہیں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو۔ جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔" (فتح اسلام)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح حرارت میں کسی قدر کمی ہو گئی تھی۔ لیکن شام کو حرارت پھر بڑھ گئی۔ جسم میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آج لاہور میں محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت شافی مطلق حی و قیوم خدا کے حضور خاص توجہ اور درد کے ساتھ دُعا کریں کہ اس کے خاص فضل کے ماتحت کامیاب اپریشن ہو اور خدائے رحیم و کریم اپنے دست قدرت سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

— اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا منجھلا بیٹا عزیز عطاء الرحیم حامد سیرالیون مغربی افریقہ کے احمدیہ سکول میں بطور استاد کام کرنے کے لئے آج مورخہ ۱۹ اکتوبر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے روانہ ہو رہا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کے لئے اور اس کے دونوں ساتھیوں مکرم کمال الدین صاحب اور مکرم ضیاء اللہ صاحب کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے پہنچائے اور نہایت عمدہ کام کرنے کی توفیق بخشے اور خیریت و کامیابی سے واپس لائے۔ آمین (خاکسار ابو العطاء جالندھری ربوہ)

— ماریشس سے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ بیوہ ماسٹر حاجی عظیم سلطان غوث صاحب سخت بیمار ہیں۔ ۵ اکتوبر کو ان کے پتہ کا اپریشن ہونا تھا۔ جملہ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور پھر جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو جنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دینا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

علمی تقاریر کا جلسہ ملتوی

علمی تقاریر کا چھٹا جلسہ جو ۲۰ اکتوبر کو منعقد ہونا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ کی آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(ابو العطاء جالندھری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

تحریک وقفِ جدید

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں (مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء) احباب جماعت کو تحریک وقف جدید کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ احباب اس تحریک کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں وقف کریں اور بڑھ چڑھ کر اس کے چندہ میں حصہ لیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے بھی خطاب فرمایا ہے اور انہیں تحریک کی ہے کہ وہ کم ازکم پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کریں۔

وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمائی تھی۔ اس لئے ذیل میں ہم اس تحریک کے اغراض و مقاصد اور اس کی اہمیت کے متعلق خود حضور رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات درج کرتے ہیں تاکہ احباب اس کی ضرورت و اہمیت اچھی طرح واضح ہو سکے۔

اغراض و مقاصد

(۱) "لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں۔ جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔"

(۲) "وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کریں۔ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔"

(۳) "کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔"

اہمیت

(۱) "یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۷ء)

(۲) "یہ تحریک بھی ایسی ہے کہ اس میں حصہ لینا تعاونوا علی البر والتقویٰ کے مطابق ہے اور اس میں کسی طرح روک بننا ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے ماتحت آتا ہے۔"

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۵۸ء)

طریق کار

(۱) "میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ خواجہ معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کے نقشِ قدم پر چلیں تو ...... وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں ...... وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں ...... ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں۔ اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔"

(۲) "ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں اسلام اور نور ایمان پھیلائیں۔"

خدا کے کام ہمیشہ سے چلتے آئے ہیں

مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

ضمیرِ خاک سے چشمے اُبلتے آئے ہیں
خدا کے کام ہمیشہ سے چلتے آئے ہیں

یہ یورشِ غم پیہم گراں سہی لیکن
ملول مت ہو زمانے بدلتے آئے ہیں

خدا گواہ! محمدؐ کے دیں کے رکھوالے
سمندروں کے تلاطم میں پلتے آئے ہیں

جنہیں نکلنا ہو بچ کر بہ نہجِ ابراہیم
وہ آگ میں سے بھی بچ کر نکلتے آئے ہیں

خدایا مرہم و تسکیں کی دے نوید کہ ہم
غمِ فراق کے شعلوں میں جلتے آئے ہیں

ہر حسبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی یادیں

(۱)

میرے محترم بھائی

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

(۱) ہمارے مکرم و محترم بھائی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ۱۳۔ اکتوبر کی شام کو بمقام سرگودہا داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے خدا کو پیارے ہو گئے اور ۱۴۔ کی شام کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وکل من علیہا فان۔ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

(۲) شمس صاحب مرحوم کی ساری زندگی تقوےٰ اور طہارت کی زندگی تھی۔ اکثر حصہ زندگی کا مَیں نے ان کے ساتھ گزارا۔ مدرسہ احمدیہ کی تعلیم کے لئے ہم اپنے گاؤں سیکھواں ضلع گورداسپور سے اکٹھے آتے تھے۔ یہ زمانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا تھا۔ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمیں پڑھاتے تھے اور نہایت شفقت سے پیش آتے تھے۔ پھر جب ہم نے قادیان رہائش اختیار کی تو اکٹھے رہے۔ پھر جب بورڈنگ احمدیہ میں داخل کئے گئے تو اکٹھے رہے۔ فلسطین اور لنڈن کی زندگی کے علاوہ قادیان شریف اور ربوہ کی زندگی بھی ہماری اکٹھی گزری۔ پس مَیں عینی شاہد کے طور پر سچی شہادت ادا کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ حضرت مولانا مرحوم کی زندگی سچی اسلامی زندگی تھی۔ ایسے ہی اعلیٰ مقام کے لوگوں کے لئے قرآن کریم فرماتا ہے:۔

"لمثل ھذا فلیعمل العاملون"

(۳) قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ گو آپ قرآن کریم کے حافظ نہ تھے مگر قرآن کریم کا بہت سا حصہ آپکو یاد تھا اور نماز پڑھاتے وقت خوش الحانی سے بڑے ذوق و شوق سے قرآن کریم پڑھتے تھے اور مقتدی اصحاب مولانا کی تلاوت سے حظّ اٹھاتے تھے۔

(۴) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کے دور میں مولانا نے جہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلےٰ نمونہ پیش کیا وہاں کارہائے نمایاں کی بھی توفیق ملی اور عربی ممالک اور انگلستان میں فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے سلسلہ میں بھی نمایاں کام سرانجام دئے اور ان علاقوں کے احباب اب تک آپ کو یاد کرتے ہیں۔

(۵) فلسطین کے قیام کے دوران ایک دفعہ دورہ کرتے ہوئے آپ مصر تشریف لے گئے۔ اُن دنوں وہاں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم اخبار نکالتے تھے۔ مولانا کے مصر پہنچنے پر مشورہ سے طے ہوا کہ ایک پبلک لیکچر ہو۔ لیکچر کے لئے "عصمت انبیاء" کا موضوع تجویز ہوا۔ اعلان کر دیا گیا۔ لوگوں کی دعوت دی گئی۔ اس موضوع پر مولانا رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ علم کلام کی روشنی میں اس خوبی سے لیکچر دیا کہ اپنے اور بیگانے سب متاثر ہوئے۔ جماعت کے سیکرٹری عبد الحمید آفندی نے قادیان آ کر بیان کیا کہ لیکچر سننے کے بعد ہم احمدیوں نے خوشی سے محترم شمس صاحب کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور دُور تک اٹھا کر لے گئے جلسہ کے اختتام پر ایک بڑے ادیب نے سب دوستوں کو ٹھہرا لیا۔ اور آدھ گھنٹہ کے قریب مولانا شمس صاحب کی مدح اور تعریف کرتا رہا۔ اس نے بیان کیا کہ ایسا لیکچر آج تک ہم نے کبھی نہیں سُنا تھا۔ ایک فقرہ جو آپکی تعریف میں کہا گیا وہ یہ تھا:۔

"واللہ انہ لابن عباس فینا"

یعنی اللہ کی قسم۔ یہ شخص ہم میں حضرت ابن عباس کے مقام پر ہے۔ مولانا موصوف نے اپنے لیکچر میں قرآن کریم سے عصمتِ انبیاء کو ثابت کیا اور تمام وہ آیات جنہیں عیسائی انبیاء کی عصمت کے خلاف پیش کرتے ہیں اُن کا جواب دیا اور صحیح مطلب بیان کیا۔

(۶) حیفا کے پاس ایک بستی کبابیر تھی وہاں آپ نے جماعت قائم کی اور مسجد بنوائی۔ یہ بہت مخلص جماعت ہے اور اس میں مولانا کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب۔ مولانا محمد سلیم صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب نے کام کیا۔

برادرم شمس صاحب رضی اللہ عنہ نے انگلستان میں تقریباً ۱۱ سال نہایت شاندار کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے محترم مولانا کی قادیان واپسی پر مختلف تقاریب کے مواقع پر خوشنودی کا اظہار کیا۔

مولانا ابھی ولایت میں ہی تھے کہ احباب کبابیر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ ولایت سے واپسی پر محترم شمس صاحب کو کبابیر کی جماعت کی تربیت کے لئے ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا جائے۔ — حضور رضی اللہ عنہ نے شمس صاحب کو ہدایت بھجوا دی۔ چنانچہ حضرت مولانا ولایت سے واپسی پر کبابیر تشریف لے گئے۔ مَیں نے یہ چند باتیں صدمہ کی حالت میں اور جلدی میں لکھی ہیں انشاء اللہ بعد میں ان کے تفصیلی اور بہت ایمان افروز حالات لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

(۲)

مناظرہ سارچور — چند یادیں

(مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال شاہ پور چھاؤنی)

۱۹۱۹ء میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان بمقام سارچور ضلع گورداسپور ایک تاریخی مناظرہ حیات و ممات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا تھا۔ مَیں ان دنوں اہلحدیث تھا اور فتح گڑھ چوڑیاں کے اہل حدیث کے سکول میں پڑھتا تھا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مناظر مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل فتحگڑھی اور پریذیڈنٹ مولوی عبد الحی صاحب تھے اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ مناظر تھے۔ مَیں ان دنوں چھوٹی عمر کا تھا اور اپنے چچا جان مرزا سید احمد و مرزا محمد شریف بیگ صاحبان کے ہمراہ مَیں بھی مناظرہ سُننے کے لئے موضع لنگروال سے سارچور آیا کرتا تھا۔ چونکہ مَیں احمدی نہ تھا اس لئے مَیں غیر احمدیوں کے سٹیج کے قریب بیٹھتا تھا۔ اس کی کچھ یہ بھی وجہ تھی کہ مولوی عبد اللہ صاحب کے والد مولوی محمد فضل صاحب اسلامیہ ہائی سکول فتحگڑھ میں ہمارے فارسی۔ اُردو اور دینیات کے استاد تھے۔

مجھے بوجہ بچپن عربی کا کوئی زیادہ علم اس وقت نہ تھا۔ اس لئے دوران مناظرہ قرآن کریم کی آیات۔ احادیث یا دوسرے عربی حوالہ جات جو دونوں طرف سے پیش کئے جاتے تھے مجھے ان کی سمجھ تو زیادہ نہیں آتی تھی البتہ اتنا ضرور محسوس ہو جاتا کہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عاجز آ رہے ہیں کیونکہ جب حضرت شمس صاحب مرحوم کوئی دلیل پیش کرتے تو غیر احمدیوں کے صدر مولوی عبد الحی صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا اوہو! کام خراب ہو گیا اور پھر مولوی محمد عبد اللہ اور مولوی عبد الحی صاحبان دونوں بعض کتب کی (جو غالباً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تصانیف تھیں) ورق گردانی شروع کر دیتے اور کہتے جاتے کہ جلدی کرو کچھ تو نکالو۔

جواب الجواب میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب بعض سخت اور ناشائستہ الفاظ بول جاتے لیکن جماعتِ احمدیہ کے مناظر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ہمیشہ تحمل اور خندہ پیشانی سے جوابات دیتے۔ مجھ پر یہ اثر تھا کہ جماعتِ احمدیہ کا مناظر انتہائی بلند اخلاق کا حامل ہے۔ مجھے اکثر خیال آتا کہ اُٹھ کر احمدیوں کے سٹیج پر جا بیٹھوں لیکن ڈر جاتا کہ اگر مَیں نے یہ جرأت کی تو خیر نہ ہو گی۔ اور اگر مَیں سزا سے بچ بھی گیا تو بھی سکول سے ضرور نکال دیا جاؤں گا۔

مَیں حلفاً لکھتا ہوں کہ میری طبیعت پر مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ کے طرزِ مناظرہ اور نرمی و خندہ پیشانی سے جواب دینے کا گہرا اثر تھا۔

مجھے یاد ہے کہ مناظرے کے دوسرے یا تیسرے دن دوپہر کے بعد کی نشست میں بارووال کے ایک غیر احمدی معزز چوہدری سردار محمد نے دلائل کے وزنی ہونے اور بلند اخلاق کے مظاہرہ کرنے پر مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ کو انعام دیا تھا۔ جب یہ انعام دیا جا رہا تھا تو دوسری طرف بھی اشارے شروع ہوئے کہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو بھی کچھ انعام دیا جائے لیکن کسی بھی غیر احمدی نے انہیں انعام دینا پسند نہ کیا۔ البتہ ایک عیسائی نے اُٹھ کر انہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں

مجلسِ انصارُ اللہ مرکزیّہ

کے

گیارھواں سالانہ اجتماع

۲۸ ۲۹ ۳۰

اٹھائیس ۔ انتیس ۔ تیس

اخاء ۱۳۴۵ ہش

اکتوبر ۱۹۶۶ء

کو

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اسکی عظیم رُوحانی برکات سے مستفیض ہوں۔

مرزا مبارک احمد

نائب صدر مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

پانچروپے کا انعام دیا جس کا بڑے فخر سے اعلان کیا گیا جس پر چوہدری سردار محمد آف پادہ وال (جو اس وقت غیر احمدی تھے) خوب ہنسے اور کہنے لگے کہ خوب! مولوی عبداللہ صاحب کی حوصلہ افزائی کے لئے کسی کو توفیق ملی ہے تو مرف اور صرف ایک عیسائی کو۔

اس مباحثہ کے کامیاب اور مؤثر ہونے کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ مباحثہ کے بعد

۱۔ چوہدری سردار محمد صاحب آف پاڈووال نے بیعت کرلی۔

۲۔ مرزا دین محمد صاحب ہٹ لنگروال نے (جو باوجود بچپن سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس رہے تھے لیکن اب تک احمدی نہ ہوئے تھے) احمدیت قبول کرلی۔

۳۔ میرے دل سے احمدیت کے خلاف تعصب جاتا رہا اور میرے دل میں احمدیوں کا احترام پیدا ہوا اور پھر اللہ تعالےٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۳)

ایک تأثر

۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم نے احمدی خواتین کے جلسہ میں جو تقریر فرمائی تھی اس سے متاثر ہو کر ایک احمدی خاتون نے محترم شمس صاحب مرحوم کے نام مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

مکرمی محترمی مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سالانہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ آیا اور روحانی اور دائمی خوشیاں لٹاتا ہوا چلا گیا۔ الحمد للہ۔ آپ کی تقریر کے متعلق پہلے تو پتہ چلا کہ بذریعہ ٹیپ سنائی جائے گی مگر بعد میں اعلان ہوا کہ آپ خود تشریف لا کر تقریر کریں گے۔

خدا کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالےٰ نے ہماری دعا سنی اور ہمارے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے آپ جیسے عظیم انسان تشریف لا رہے ہیں۔

تقریر کے دوران اچانک آپ کی پچھلی جانب نظر پڑی تو عجیب ایمان افروز نظارہ دیکھ دل خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگا۔ سورج کی کرنیں آپ پر اس طرح پڑ رہی تھیں جیسے انسان کی صورت کا عکس شیشے پر پڑتا ہے اور ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے "شمس" کی "کرنیں" ہمارے دلوں کو منور کر رہی ہے۔ اللہ اللہ! خدا تعالےٰ کی قدرتوں پہ قربان۔ جس نے ہمارے سلسلے میں اتنی عظیم شخصیتیں پیدا کر دیں۔

جلسہ سالانہ پہ آپ لوگوں کی تقاریر سنکر ایمان دوبارہ تازہ ہو گیا اور روح اب بھی تقاریر کی لذت سے لبریز ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو اس عظیم احسان کا اجر عطا کرے۔ آمین۔

خاکسارہ نسیم اکبر (وزیر آباد)

صحت و صفائی کے اصولوں کو اپنانے کی اہمیت

مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ

انسانی اور حیوانی فضلات بہت سی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن مشرقی ممالک میں ان کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے خصوصاً دیہات کی حالت تو بہت ہی خراب ہوتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں مغربی ممالک کے لوگوں نے اس طرف کافی توجہ کی ہے۔ جانوروں کے لئے وہ Homes یعنی بنگلے بناتے ہیں۔ ہماری طرح مرغیاں اور کتے وغیرہ کھلے نہیں چھوڑے جاتے انسانی بول و براز کے انتظام کے لئے ان کا Water Closet System اعلیٰ سائنسی اصولوں پر مبنی ہے جس میں آخر کار گند کو باہر ٹینکوں میں جرم کشی دوائیوں سے بے ضرر بنایا جاتا ہے۔ بعدہٗ اسے بطور کھاد کے استعمال کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے ہاں کھلی جگہیں، سڑکیں اور نالیاں گند سے اٹی پڑی ہوتی ہیں۔ جہاں سے بعض اوقات گزرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ہیضہ اور پیچش وغیرہ کی وجہ سے یہ حالت کئی جانوں کے اتلاف کا موجب بن جاتی ہے بعض قصبوں کی اسی طرح کی ابتر حالت دیکھ کر وہاں کے کھیتوں کی سبزیاں کھانے کو ہرگز دل نہیں چاہتا۔ لیکن ایسی ہی سبزی اکثر بازاروں میں فروخت کی جاتی ہے۔

اگرچہ اب مشرقی ممالک بھی ان مفید باتوں کو اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض خامیاں قابل اصلاح ہیں مثلاً Water Closet System کے ضمن میں بول و براز کو کوؤں میں جو اس کام کے لئے نکالے جاتے ہیں ڈال دیتے ہیں۔ یہ نہایت خطرناک اقدام ہے۔ کیونکہ اگرچہ براہ راست ایسی جگہوں پر کوئیں کا پانی لوگ پیتے نہیں۔ مگر اس کے آس پاس کے نلکوں کے ذریعے نکالا ہوا استعمال کرتے ہیں۔ ایسا پانی متذکرہ بالا کوؤں سے متاثر ہوتا ہے۔ ایک جگہ سے بھی اگر گند رہ جائے تو وہ سب پانی میں مل کر اسے خراب کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔ کیونکہ اس سے بعض اوقات پانی کے ذریعہ لگنے والی بیماریاں وبائی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

بیماروں اور بچوں کا گند تو لوگ صاف کرتے ہیں۔ لیکن برصغیر ہندوپاکستان کی طرح غالباً کسی اور ملک میں مہتر نہیں ملیں گے (سوائے کسی ایسے ملک کے جہاں اچھوت کا قانون پہنچ چکا ہو) جو دوسروں کا گند صاف کریں۔ جب پہلی جنگ عظیم کے بعد ہندوستانی فوجیں عراق گئیں تو وہاں مہتروں کو دیکھ کر غریب مسلمانوں نے بھی یہی کام شروع کر دیا۔ وقت ہے کہ ہماری جماعت صدیوں سے یہ کام کرنے والے کروڑوں اچھوتوں کو نجات دلائے۔ اور بول و براز کا ہر گھر میں تسلی بخش انتظام اس طرح کیا جائے کہ مہتروں کی ضرورت ہی نہ رہے۔

مسلمانوں کو جو قرون اولیٰ میں دنیا کے ہادی تھے اور اب خواب گراں میں سوئے ہوئے ہیں۔ بیدار ہونا چاہیئے اور اسلامی اصولوں کو جن سے غیر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دوبارہ جاری کرنا چاہیئے نہ کہ ان سے مرعوب ہو کر احساس کمتری کا مظاہرہ کریں۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء کو بروز دوشنبہ ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ اللطیف شوکت صاحبہ سٹوڈنٹ ایم ایس سی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ امۃ اللطیف شوکت صاحبہ کا نکاح مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء کو (بروز عید الفطر) بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم کریم اللہ صاحب ایم ایس سی ابن محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی کے ساتھ پڑھا تھا۔ مکرم کریم اللہ صاحب ان دنوں ٹیکساس کی یونیورسٹی امریکہ میں فارما کالوجی میں پی ایچ ڈی کے لئے ریسرچ کر رہے ہیں۔

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز عصر محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نے اپنے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں اس شادی کی خوشی میں وسیع پیمانے کی دعوت کا اہتمام کیا جس میں متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ افسران صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید و وقف جدید اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے برکت و رحمت کا موجب بنائے اور دلہن و دلہا کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

دُعا کی برکت

مکرم خواجہ محمد گل صاحب راولپنڈی

دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء کو جاپان نے اتحادیوں کے خلاف اعلان جنگ کر کے "پرل ہاربر" (PEARL HARBOUR) پر قبضہ کر لیا اور مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۲ء کو شہر رنگون دار الحکومت برما پر ہوائی حملہ کر دیا۔ اس ہوائی حملہ سے رنگون میں جانی نقصان کا اندازہ تقریباً تین ہزار افراد کا کیا گیا بہت سی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ہم دوران حملہ دعا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ورد کرتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ تمام کنبہ محفوظ رہا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

جب ہوائی حملہ ختم ہوا۔ "آل کلیر سائرن" ہو گیا تو میں اپنے دوستوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے باہر نکلا ایک دوست سعید احمد صاحب احمدی سے پہلی ملاقات ہوئی اور انہوں نے بتلایا کہ وہ مجھ سے پیشتر تمام احمدی احباب کی خیریت معلوم کر چکے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ سب محفوظ ہیں۔ الحمد للہ۔

شہر میں جہاں جہاں بم گرے تھے اور جو تباہی ان سے ہوئی تھی میں اسے بچشم خود دیکھنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ جب میں پی۔ آئی ایسیم نیوی گیشن کمپنی کے آفس کے پاس پہنچا تو ایک احمدی دوست غالباً جن کا اسم گرامی دین محمد تھا اور ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے مجھے دیکھ کر دوڑتے ہوئے آئے وہ عجب کیفیت میں مبتلا تھے کچھ خوف اور کچھ خوشی کی کیفیت ان پر طاری تھی۔ کہنے لگے میں ایک جگہ کھڑا تھا اور آدمی بہت سے لوگ وہاں جمع تھے۔ اچانک وہاں ایک بم گرا۔ جس کے پھٹنے سے زمین زیر و بالا ہو گئی اور گرد و غبار کی وجہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ جب گرد و غبار کا بادل چھٹا تو میں نے دیکھا کہ میرے ارد گرد چاروں طرف لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور کچھ زخمی بھی تھے میں نے اپنے کپڑوں پر نظر ڈالی تو خون سے رنگین۔ میں نے خیال کیا کہ میں بھی زخمی ہو گیا ہوں اور یہ خون میرے اپنے زخموں کا ہے۔ مگر جب ذرا سنبھل کر میں نے اپنے بدن کا جائزہ لیا تو میرے بدن پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معمولی سی خراش بھی نہ آئی تھی۔ اور یہ میرے کپڑوں پر خون ارد گرد کے زخمیوں کا تھا۔ پھر انہوں نے بہت ہی خوشی اور اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر بتلایا کہ میں اس تمام عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ رہا تھا اور یہ اسی دعا کا نتیجہ ہے کہ میرے ارد گرد آگے اور پیچھے تو متعدد افراد ہلاک ہو گئے مگر میں بالکل محفوظ رہا۔"

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

احباب اس دعا سے مستفید ہونے کی کوشش کیا کریں۔ کیونکہ یہ دعا بہت ہی بابرکت ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ دو سال کیلئے صدر مجلس ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۶۶ء

خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوگا۔ نمائندگان اپنی مجلس سے مشورہ کر کے آئیں۔ منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

ضروری اطلاعات برائے لجنات اماء اللہ

لجنات کو سالانہ اجتماع کی ہدایات میں یہ ہدایت کی گئی تھی کہ براہ مہربانی رپورٹ سالانہ کی دو کاپیاں بھجوائیں لیکن اکثر لجنات صرف ایک کاپی بھجوا رہی ہیں۔ جن لجنات نے صرف ایک کاپی بھجوائی ہے وہ براہ مہربانی دوسری کاپی فوری طور پر بھجوا دیں۔

- لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے باہر سے آنے والی نمائندگان اپنے ساتھ دو پلیٹیں اور ایک مگ یا گلاس ضرور لائیں۔
- ہر ضلع کی صدر یہ کوشش کریں کہ ان کی تمام لجنات میں سے ایک ایک نمائندہ ضرور اجتماع میں شامل ہو۔
- مضمون نگاری کے مقابلہ کے لئے بہنیں دلچسپی لیں جلد از جلد مضمون ارسال فرما دیں۔

اس مضمون کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مسئلہ کشمیر اور جماعت احمدیہ

(۲) نظام وصیت

(۳) حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے

ہر مضمون پر صدر یا سیکرٹری کے تصدیقی دستخط ہوں کہ یہ مضمون اس نے خود لکھا ہے۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ ملتان کا تربیتی جلسہ

(مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ملتان کا سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو مکرم ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم کی کوٹھی کے وسیع صحن میں منعقد ہوا۔

محترم صاحبزادہ مرزا فسیح احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اس جلسہ میں شریک ہوتے۔ ان کے علاوہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری، مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف، مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال و مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی نے بھی شرکت فرمائی۔

مورخہ ۲۳ ستمبر کو خطبہ جمعہ مکرم صاحبزادہ مرزا فسیح احمد صاحب نے پڑھا اور اپنے خطبہ میں نظام سلسلہ کی برکات و فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، مقامی امیر و عہدیداران کی اطاعت کی تلقین فرمائی۔

نماز جمعہ کے بعد تربیتی جلسہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت مرزا محمد سلیم صاحب اختر نے کی نظم چوہدری عبدالشکور صاحب نے پڑھی اور خاکسار نے تربیتی جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

بعد ازاں مکرم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا

دوسرا اجلاس

بعد نماز عشاء مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر صوبائی کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف صاحب نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام پر لیکچر دیا۔ پھر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر فرمائی

اجلاس سوم

۲۴ ستمبر ۹ بجے صبح زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں امیر جماعت ہائے احمدیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ازاں بعد مکرم عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے پریذیڈنٹ صاحبان کو چندہ جات کی وصولی وغیرہ کے متعلق ہدایات دیں۔

چوتھا اجلاس

۱۰ بجے صبح زیر صدارت میاں عبدالحق صاحب رامہ شروع ہوا۔ تلاوت مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے کی۔ نظم مکرم مرزا محمد سلیم صاحب نے پڑھی۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی منٹگمری نے تقریر کی۔

مکرم مولوی محمد یار صاحب نے دوستوں کو بعض ضروری امور کے متعلق توجہ دلائی

پانچواں اجلاس

۲ بجے زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے کی نظم ملک محمود احمد صاحب نے پڑھی

پھر مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ نے انسان کامل کے موضوع پر تقریر فرمائی ازاں بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر فرمائی۔ بعد دعا ہمارا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں ضلع کی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کے علاوہ کئی احمدی اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ جلسہ میں شامیانہ اور لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ مہمانوں کا قیام و طعام کی ذمہ داری مقامی جماعت کے ذمہ تھی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

دعائے مغفرت

میری بیوی رسول بی بی صاحبہ جو گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل تھیں۔ ۲۲ اکتوبر ۶۶ء بوقت ۷ بجے شام وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں

(ٹھیکیدار محمد حنیف آف احمد نگر)

خوشی کی تقاریب

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کا واعلیٰ درجاتہ فی الجنۃ کا ارشاد مبارک ہے کہ

"خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر، شادی پر بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

جملہ احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں رہتے ہر خوشی کے موقع پر مساجد ممالک بیرون کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

قائمقام

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

احباب محتاط رہیں

محمد بشیر۔ محمد لطیف پسران مولوی محمد صدیق صاحب ساکنہ محلہ ماشکیاں۔ جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ جماعت کے ذی مقدرت احباب کی خدمت میں بار بار امداد کے لئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں گویا کہ یہ ان کا معمول بن گیا ہے۔ احباب جماعت آئندہ کے لئے محتاط رہیں۔ اور اگر کسی دوست کے پاس امداد کے لئے ان کی کوئی درخواست آئے تو براہ مہربانی نظارت امور عامہ کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

خاکسار کے برادر اصغر عزیزم محمد شریف صاحب جنجوعہ زونل منیجر آبزرور لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ الفلاح بلڈنگ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۲/۱۰/۶۶ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف ملتان کا پوتا اور مکرم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر ملتان کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

خاکسار:- چوہدری عبدالرزاق از ملتان پروپرائیٹر کاٹن مصنوعات چوک حسین آگاہی ملتان

ضرورت سرمایہ

ایک منافع بخش فیکٹری کی مزید توسیع کے لئے جس میں ۲ لاکھ روپے کا سرمایہ لگا ہوا ہے مزید حصہ داروں کی ضرورت ہے کم از کم حصہ بیس ہزار روپے کا ہوگا۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر کریں۔

معرفت اخبار الفضل۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس لوٹنے ۷۵-۱۳ روپے چودہ نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹-۰۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۸۱ :۔

میں سلیمہ بیگم زوجہ صوبیدار غلام رسول صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ / ۱۱ / ۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰ روپے
۲۔ کانٹے طلائی ایک تولہ ۔۔۔ ۱۲۳ روپے
۳۔ کانٹے طلائی ۴ ماشے ۔۔۔ ۴۱ روپے
۴۔ گلوبند طلائی تین تولے ۔۔۔ ۳۶۹ روپے
میزان ۔۔۔ ۱۰۲۳ روپے

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد وجائداد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اوّل۔ -/۱ روپیہ)

الامۃ :۔ سلیمہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد :۔ ملک محمد رفیق صدر محلہ دارالصدر غربی الف۔ ربوہ
گواہ شد :۔ کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان پنشنر دارالصدر غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۸۲ :۔

میں حمیدہ بیگم عباسی زوجہ چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم عباسی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت ۲۵/۱۲/۴۶ ساکن دارالصدر غربی الف ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند
۲۔ کانٹے ایک جوڑی ۹ ماشے مالیتی ایک صد روپے۔
۳۔ انگوٹھی ایک عدد وزن ۴ ماشے مالیتی -/۴۵ روپے۔ کل میزان ۶۴۵ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد وآمد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اوّل -/۱ روپیہ)

الامۃ :۔ حمیدہ بیگم عباسی بقلم خود
گواہ ۱ :۔ عبدالعزیز کھوکھر خاوند موصیہ دارالصدر غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ ۲ :۔ محمد سلیم احمد ولد نور محمد صاحب سیکنڈ ڈال محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۸۳ :۔

میں زینب بیگم زوجہ بشارت احمد بشیر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰ سو روپے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے۔
۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے
(۱) طلائی چوڑیاں وزنی ۴ تولہ (۲) طلائی نکلس وزنی ۲ تولہ (۳) طلائی گلوبند وزنی ۳ تولہ (۴) طلائی انگوٹھی ایک تولہ کل وزن دس تولہ مالیتی -/۱۲۵۰ روپے

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ (چندہ شرط اوّل -/۱ روپیہ)

الامۃ :۔ زینب بیگم
گواہ شد :۔ بشارت احمد خاوند موصیہ
گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور حال ننکانہ۔ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۴۸۴ :۔

میں میجر مظفر علی ولد عبدالغنی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۴۳ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ بھارتی مشترکہ زرعی زمین ۴۳ کنال ۹ مرلے موضع بگیم وال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اس زمین میں ہم تین بھائی اور پانچ بہنیں شامل ہیں اس میں میرا حصہ ۳۱ کنال ۳ مرلے بنتا ہے جس کی موجودہ قیمت -/۲۳۹۰ روپے ہے
۲۔ اس کے علاوہ ایک مکان پختہ اور خام واقع ڈالہ بانگر ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بھارت میں تھا جس کی مالیت -/۸۰۰ روپیہ تھی۔
۳۔ ایک مکان خام جو کہ -/۳۵۰ روپے میں رہن لیا ہوا تھا۔ یہ مکان بھی موضع ڈالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں تھا۔ ان دونوں مکانوں میں ہم تین بھائی اور پانچ بہنیں شامل ہیں، ان مکانوں کا کلیم کیا ہوا ہے۔ کلیم منظور ہونے پر دفتر مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دوں گا۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جون ۱۹۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
شرط اوّل -/۱۰ روپے)

العبد :۔ میجر مظفر علی 9/4 ، 9.0.5 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
گواہ شد :۔ سید مقبول احمد بیت السلام امیر جماعت راولپنڈی۔
گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۸۴۸۵ :۔

میں چوہدری بشیر احمد ولد حاجی فضل دین قوم اعوان پیشہ انجن مکینک عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ملیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے
انگوٹھی ایک عدد مالیتی ۔ ۳۰۰ تین صد روپیہ
۲۔ سائیکل ایک عدد مالیتی ۔ ۱۰۰ یک صد روپیہ
۳۔ مینظرف گھریلو سامان ۔۔ ۶۰۰ چھ صد روپیہ
کل میزان -/۱۰۰۰ ۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ میرا گزارہ کسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تقریباً پچاس روپے ماہوار ہے۔ جو بطور انجن مکینک ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔
شرط اوّل -/۱)

العبد :۔ بشیر احمد ملیانوالہ P.O. خاص براستہ بگیوال ضلع سیالکوٹ
گواہ شد :۔ بقلم خود محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملیانوالہ۔
گواہ شد :۔ سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید ملیانوالہ P.O. خاص براستہ بگیوال ضلع سیالکوٹ

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصاراللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (ناظم اشاعت)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات پر!

مرکزی ادارہ جات کی قرار داد ہائے تعزیت

کارکنان نظارت اصلاح وارشاد

"ہم جملہ کارکنان نظارت اصلاح وارشاد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد کی ناگہانی وفات کو جو سلسلہ احمدیہ کے ایک ممتاز اور جید عالم اور مجاہد تھے ۔ قومی صدمہ محسوس کرتے ہیں۔ آپ کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالےٰ ہی اپنے فضل سے اُسے پُر کر سکتا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

آپ نے حسن اخلاص اور تندہی سے اپنے جملہ فرائض کو ادا کیا ہے وہ ایک مثالی رنگ رکھتا ہے اور ہمارے دلوں میں اس کی بہت قدر رہے ۔ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے خاص قرب سے نوازے ۔ اللّٰھم آمین

ہم سب کارکنان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، احباب جماعت احمدیہ اور حضرت مولانا صاحب مرحوم کے پس ماندگان کے ساتھ ان کے اس غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مولانا صاحب علیہ الرحمۃ کے پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین"

(کارکنان نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اساتذہ وطلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ایک ہنگامی اجلاس محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی زیر صدارت مورخہ ۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوا ۔ جس میں متعدد اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم و مغفور کے اوصاف اور خدمات جلیلہ پر تقاریر کیں ۔ آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا ۔

" تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے جملہ اساتذہ اور طلباء کا یہ خاص اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر مجاہد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات پر انتہائی غم و حزن کا اظہار کرتا ہے ۔ حضرت مولانا اس سکول کے پرانے اور قابل فخر طالب علم تھے ۔ آپ کے تمام بچے اسی سکول میں تعلیم پاتے رہے اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے جماعت احمدیہ میں نہایت ممتاز علمی اور تبلیغی خدمات بجالانے کی توفیق عطا کی آپ کی زندگی کا معتدبہ حصہ بیرونی ممالک میں تبلیغ واشاعت اسلام میں صرف ہوا اور آپ نے تبلیغی جہاد میں عظیم الشان خدمات سر انجام دیں ۔

فلسطین اور دیگر ممالک عربیہ میں اور بعد میں انگلستان میں اعلیٰ تبلیغی خدمات سر انجام دینے کی آپ کو سعادت حاصل ہوئی ۔ آپ کے تبحر علمی اور بزرگی کا ایک عالم گواہ ہے ۔ اور آپ کی ان بے لوث خدمات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں آپ کا مقام قابل رشک ہے ۔ آپ نے آخری دم تک اسلام اور سلسلہ کی خدمت کی اور اسی جہاد کے دوران اپنے رب کو پیارے ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کی انتھک کوششوں کو بہت سراہا ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ہم سب حضرت مولانا مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور آپ کے بڑے فرزند ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس اور دوسرے باقی بھائی بہنوں اور دیگر اعزا سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمادے ۔ اور حضرت مولانا کی خوبیوں کا وارث بنائے آمین "

(اساتذہ وطلباء ، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تقرر امیر ضلع ہزارہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد عرفان صاحب کو امیر ضلع ہزارہ تا ۳۰ اپریل ۶۷ء منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں ۔ (ناظر اعلیٰ)

خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے سالانہ اجتماع میں جو بفضلہ تعالےٰ ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ اکتوبر کو ہو رہا ہے چند یوم باقی رہ گئے ہیں ۔ اجتماع مجالس کی سارے سال کی کوشش اور تربیت کا آئینہ دار ہونا چاہیئے ۔ امید ہے کہ جملہ قائدین اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے اور خدام بھی پورے ذوق وشوق سے اس میں حصہ لینے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے چونکہ امسال پرانے طریق کے مطابق اجتماع خیموں میں ہوگا اس لئے قائدین اس بات کی بھی نگرانی کریں کہ خدام اپنا پورا سامان خیمہ بنانے کے لئے اور تھیلہ ساتھ لائیں ۔

چند دن خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننے کے لئے اور ذکر الٰہی میں صرف کرنے کے لئے بس غنیمت ہیں ۔ مبارک ہیں وہ جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شمولیت کی توفیق بخشے ۔ وہ خیر و برکت کے ساتھ آئیں ۔ اور خدا کے فضلوں کے وارث ہو کر لوٹیں ۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ ۔ مرکزیہ

والد ماجد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی وفات

احباب جماعت کی طرف سے تعزیت پر شکریہ کا اظہار

(محترم منیر الدین صاحب شمس ۔ ربوہ)

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کی شام کو محترم والد ماجد حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس کی تفصیل احباب جماعت "الفضل" میں ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ اس موقعہ پر بہت سے احباب نے محترمہ والدہ صاحبہ اور محترم نانا جان خواجہ عبید اللہ صاحب اور چچا محترم مولوی قمر الدین صاحب کو بہت سے خطوط و تار ارسال کر کے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور کئی اداروں کی طرف سے تعزیتی قرار دادیں بھی موصول ہوئی ہیں ۔ سردست ان کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے ۔ رفتہ رفتہ جواب ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ فی الحال محترمہ والدہ صاحبہ اور ہم سب احباب جماعت کے تہہ دل سے شکر گزار اور دعاگو ہیں اللہ تعالےٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ آمین

ہم سب کی درخواست ہے کہ احباب جماعت حضرت مولانا مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماتے رہیں اور پس ماندگان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہم سب بدل و جان شکر گزار ہیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواتین مبارکہ اور صاحبزادگان کے بھی ۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید وغیرہ اداروں کے معزز ارکان اور دوسرے تمام تعزیت کے لئے آنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان سب نے اس صدمۂ عظیم میں ہم سے ہمدردی فرمائی ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

(منیر الدین شمس ۔ ابن حضرت مولانا جلال الدین شمس مرحومؓ)